1848 ـ جدید آلات کے ذریعہ تجارتی معاہدے کرنے کا حکم

سوال

جدید ایجاد کردہ آلات مثلا فیکس، ٹیلی فون، ٹیلکس، اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ خریدوفروخت اور کرایہ وغیرہ کے معاہدے کرنے کا حکم کیا ہے، اور جب کہ عادتا معاہدے کی مجلس تو دفاتر یا دوکان اور مارکیٹ وغیرہ میں ہوتی تھی تو جدید آلات کے استعمال سے کس طرح ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شروط شرعیہ کے ساتھ اور موانع کی غیر موجودگی میں جب ایجاب و قبول ہو تو شرعی معاہدہ ہو جاتا ہے، اور خریدوفروخت کے معاہدہ میں ایجاب وقبول کی مثال یہ ہے کہ: فروخت کرنے والا کہے کہ میں نے فروخت کیا اور خریدار کہے میں نے اسے قبول کیا، اور اس ترقی کو دیکھتے ہوئے جو دور حاضر میں ایک دوسرے سے رابطہ کرنے کے وسائل میں ہو چکی ہے اور جن وسائل کے ساتھ معاملات جاری ہیں اور مالی معاملات میں تجارتی معاہدے بڑی تیزی کے ساتھ کیے جارہے ہیں، اور معاہدات کی متعلق جو کچھ فقہاء نے کہا ہے اسے سامنے رکھتے ہوئے کہ معاہدہ لکھ کر یا اشارہ یا پھر ایلچی بھیج کر ہوتا ہے، اور جو یہ فیصلہ شدہ ہے کہ معاہدہ کرنے والے دونوں فریق حاضرہوں اور مجلس ایک ہی ہو ـ وصیت اور وکالت وغیرہ کے علاوہ ـ اور ایجاب و قبول میں مطابقت ہو، اور ایسا کوئی کام صادر نہ ہو جس سے معاہدہ کرنے والے دونوں فریقوں میں کسی ایک کا معاہدہ سے اعراض پر دلالت کرے، اور ایجاب وقبول کے مابین موالاۃ بھی عرف کے مطابق ہوں، اسے دیکھتے ہوئے مندرجہ ذیل مقرر کیا گیا ہے:

اول:

جب کوئی معاہدہ دو غائب اشخاص کے مابین ہو جو ایک جگہ پر جمع نہ ہوں اورنہ ہی ایک دوسرے کو بعینہ دیکھ رہے ہوں اور نہ ہی ایک دوسرے کی بات سن رہے ہوں، اور ان دونوں کے مابین رابطہ کتابت، یا پھر خط یا ایلچی کے ذریعہ ہو، اور یہ تار اور ٹیلکس اور فیکس اور کمپیوٹر کی سکرین پر بھی منطبق ہوتا ہے، لہذا اس حالت میں اس وقت معاہدہ پایہ تکمیل تک پہنچے گا جب جب دوسری طرف سے ارسال کیا گیا ایجاب قبول کر لیا جائے.

دوم:

جب ایک ہی وقت میں دونوں طرف سے معاہدہ پورا ہو جائے اور وہ دونوں ایک دوسرے سے دور جگہ پر ہوں، اور اس

طا اطلاق ٹیلی فون، اور وائرلیس پر بھی ہوتا ہے، تو اس معاہدہ کو کرنے والے حاضر شمار کیے جائیں گے، اور اس حالت پر وہ اصلی احکام لاگوہونگے جو فقہاء کے ہاں اس مسئلہ میں مقرر کردہ ہیں جن کا اشارہ الدیباجۃ میں کیا گیا ہے.

سوم:

جب ایجاب کے وقت ان وسائل کے ساتھ کوئی عارض پیش آجائے تو اس مدت میں ایجاب پر ہی باقی رہے گا اور اسے رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں .

چہارم:

سابقہ قواعد و ضوابط نکاح کو شامل نہیں کیونکہ اس میں گواہوں کی شرط پائی جاتی ہے، اور قبضہ کی شرط سے بھی علیحدہ نہیں ہوا جا سکتا، اور راس المال پہلے دینے کی شرط كي بنا پر بیع سلم بھی نہیں.

پنجم:

جس چیز میں کھوٹ یا جعل سازی اور غلطی کا احتمال ہو اس میں ثبوب کے قواعد و ضوابط پر عمل کیا جائےگا.